Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ
روزنامہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

فی پرچہ ۳۵ پیسے

قیمت جلد ۳۱/۶۶	۱۸ رجب ۱۳۹۷ھ ۶ وفا ۱۳۵۶ہش ۶ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۵۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ ۵ وفا کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اس عرصہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بموجب مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ علی الترتیب مندرجہ ذیل احباب ہوں گے:۔

(۱) محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب (۲) محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب (۳) محترم صوفی غلام محمد صاحب (۴) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے

قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلامِ الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں

"راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے اور جب کبھی کسی حالتِ جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اس خبیث پودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا ہی اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔ حال کے زمانہ میں بھی جب اوّل عیسائی واعظوں نے سر اُٹھایا اور بدفہم اور نادان لوگوں کو توحید سے کھینچ کر ایک بندہ کا پرستار بنانا چاہا... آخر قرآن کریم ہی تھا جس نے انہیں پسپا کر دیا کہ اب وہ لوگ کسی باخبر آدمی کو مُنہ بھی نہیں دکھلا سکتے اور اُن کے لمبے چوڑے عذرات کو یُوں الگ کر کے رکھ دیا جس طرح کوئی کاغذ کا تختہ لپیٹے۔ قرآن کریم نے اُن کے ایک بڑے بھاری عقیدہ کو جو کفارہ کا عقیدہ تھا مَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ کا ثبوت دے کر معدوم کر دیا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۴، صفحہ ۵۲۵)

"قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلامِ الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا ہی کلام ہے... اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۸)

"وَجَاءَ بِقُرْاٰنٍ مَجِیْدٍ مُکَمَّلٍ ۞ مُنِیْرٍ فَنَوَّرَ عَالَمًا وَّیُنَوِّرُ
وَفِیْہِ رَاَیْنَا بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْھُدٰی ۞ وَفِیْہِ وَجَدْنَا مَا یَقِیْ وَیُبَصِّرُ"

(کرامات الصادقین صفحہ ۴۱)

ترجمہ:۔ ۱۔ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم قرآن مجید لے آئے ہیں جو اکمل ہے۔ نور بخش ہے۔ اسی نے دنیا کو منور کیا ہے اور کرتا بھی ہے۔
۲۔ اس میں ہم نے ہدایت کے کھلے نشان دیکھے ہیں اور ہم نے اس میں وہ باتیں پائی ہیں جو ہلاکت سے محفوظ رکھتی ہیں اور بصیرت بخش ہیں۔

بسلسلہ عشرۂ وصولی وقفِ جدید:۔

مبارک الٰہی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک الٰہی تحریک (وقفِ جدید) کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں.... لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک درجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے اور جلد ہی ایسا وقت آجائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں۔"

"اور پھر جوں جوں واقفین کی تعداد بڑھتی چلی جائے اور خرچ میں اضافہ ہوتا چلا جائے اسی کے مطابق جماعت اپنی مالی قربانیاں بھی تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے تاکہ ہم وہ مقصد جو اس الٰہی تحریک کا ہے۔ وقتِ قریب میں حاصل کر لیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

(ناظم مال وقفِ جدید)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مخلصین جماعتِ احمدیہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا یہ پیغام پہنچ چکا ہے کہ:۔

"اب خدا کے فضل سے اس عالمگیر منصوبہ کا چوتھا مرحلہ شروع ہو چکا ہے احباب نے نئے سال میں اپنے کُل وعدہ کا ۴/۱۵ حصّہ تک ادائیگی کرنی ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔"

اس ارشاد کی تعمیل کے لئے ابھی سے مستعد ہو جانا چاہیئے اور جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے وہ ابھی ادائیگی فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ر وفا ۱۳۵۶ ہش
۶ر جولائی ۱۹۷۷ء

قرآن کریم پر تدبر کرنے اور اس کے علوم سیکھنے کی اہمیت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ وہ کامل و مکمل شریعت ہے جسے اُس نے لوگوں کی فلاح و نجات کی غرض سے نازل فرمایا ہے اور ہمیشہ ہمیش کے واسطے نازل فرمایا ہے تاکہ لوگ اس بے مثل و مانند کلام اور اس کے کبھی نہ ختم ہونے والے حقائق و دقائق انوار و برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے نسلاً بعد نسل قیامت تک مستفیض ہوتے اور نئی زندگی سے ہمکنار ہوتے چلے جائیں۔

لیکن اس کے حقائق و معارف، انوار و برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے انسان اُسی وقت ہی مستفیض ہو سکتا اور اس کی لازوال و بے مثال تعلیم پر اُس وقت ہی عمل پیرا ہو سکتا ہے جبکہ وہ اسے بہت غور اور تدبّر سے پڑھے۔ اس کے حقائق و معارف سے بہرہ ور ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور اپنے وجود کو ایسا بنائے کہ اس میں انوارِ قرآنی منعکس ہو سکیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بہت غور اور تدبر سے پڑھنے اور اس کے علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے آگاہ ہو کر اپنی ہستی پر انقلاب وارد کرنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے نزولِ قرآن کی غرض بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝" (صٓ آیت ۲۹)

ترجمہ: یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے۔ یہ سب خوبیوں کی جامع ہے تاکہ وہ اس کی آیات پر غور کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں (یعنی اس کے علوم و معارف، انوار و برکات اور انقلاب انگیز تاثیرات سے آگاہ ہو کر اس پر عمل پیرا ہوں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے مقربین میں شامل ہونے کے قابل بنیں)

نیز اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے مزید فرمایا:۔

"وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝" (النحل آیت ۴۵)

ترجمہ: اور ہم نے تجھ پر یہ کامل ذکر نازل کیا ہے تاکہ تو سب لوگوں کو وہ (فرمان الٰہی) جو تیرے ذریعہ سے ان کی طرف نازل کیا گیا ہے کھول کر بتائے اور تاکہ وہ (اس پر) تدبّر کریں۔

اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل کرنے کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ لوگ اسے پڑھیں اس پر غور و فکر اور تدبّر سے کام لے کر اُس ہدایت اور نور سے آگاہ ہوں جو ان کی فلاح و نجاح کے لئے اس میں بھرا ہوا ہے اور پھر اس ہدایت اور نور سے متمتع ہو کر دینی و دنیوی فلاح سے ہمکنار ہوں۔ پھر یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ایک ایسے باغ سے تشبیہ دے کر جو قسم قسم کے پھلوں سے لدا ہوا ہو اور جس میں خوشگوار نہریں بہہ رہی ہوں روئے زمین کے تمام انسانوں کو مخاطب کر کے کہی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝" (البقرہ آیت ۲۶۷)

ترجمہ: (دیکھو) اللہ تعالیٰ تمہارے (فائدے کے) لئے اسی طرح اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر سے کام لو (یعنی سوچو سمجھو اور ان احکام پر عمل پیرا ہو)

حقیقت یہی ہے کہ جب تک قرآن مجید کو تدبر اور غور سے نہ پڑھا جائے اور اس کے علوم و معارف میں دسترس نہ حاصل کی جائے اور اس کے انوار و برکات سے بہرہ ور نہ ہوا جائے انسان قرآنی احکام پر عمل پیرا ہونے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے متمتع ہونے کی توفیق نہیں پا سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرنے اور ساتھ ہی اس میں بیان کردہ احکام اور علوم و معارف پر غور کرنے اور تدبر سے کام لینے کی بار بار تلقین فرمائی ہے۔ مثال کے طور پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مد نظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے"
(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء)

اور پھر قرآن مجید پر تدبر اور غور کرنے اور اس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کا طریق واضح کرتے ہوئے حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف تدبر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے رُبَّ قَارٍ یَّلْعَنُهُ الْقُرْاٰنُ یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خدا تعالیٰ کے عذاب سے خدا تعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے۔ تدبر اور غور سے پڑھنا چاہیئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے"
(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

پھر آپ نے قرآن مجید پر تدبر اور غور کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر باقاعدہ اساتذہ سے قرآنی علوم پڑھنے کی اہمیت بھی ذہن نشین کرائی اور اس ضمن میں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے خاطر خواہ استفادہ کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن تمہارا محتاج نہیں۔ پر تم محتاج ہو کر قرآن کو پڑھو، سمجھو اور سیکھو جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے گا۔ بہرحال معلم کی ضرورت ہے۔ جب مسجد کا معلم ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہے۔"
(الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۷ء)

کراچی میں بارش سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ابتدائی اندازہ سے کہیں زیادہ

"بیس سے زیادہ بستیاں پانی میں بہہ گئیں۔ جگہ جگہ پانی سے متعفن نعشیں برآمد ہو رہی ہیں"

کراچی ۳ر جولائی (بی بی سی، اے پی، پ پ ا) جمعرات (۳۰ر جون ۱۹۷۷ء) کی قیامت خیز بارش کے بعد امدادی کارروائیوں کے دوران یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ شہر کی بیس سے زائد بستیاں پانی میں بہہ گئی ہیں۔ اور ہزاروں چھوٹے بڑے پختہ اور کچے مکانات گرنے سے کم از کم پانچ سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق جان بحق ہونے والوں کی تعداد ۲۷۱ تک پہنچ گئی ہے۔ کمشنر کراچی کے مطابق جاں بحق ہونے والوں کی تعداد ۳۰۰ تک پہنچ جائے گی جبکہ اے پی پی کے مطابق مرنے والوں کی تعداد ۲۵۰ سے تجاوز کر جانے کا اندیشہ ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ہولناک بارش سے متاثر ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچی ہے۔ شہر کے بیشتر علاقوں میں تعفن پھیلا ہوا ہے اور ہر علاقے ہی میں پانی سے نعشیں مل رہی ہیں۔ بیشتر نعشیں پھول چکی ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق صرف ہفتہ کے روز ایک سو تیس نعشیں برآمد ہوئی ہیں۔ ......

اس قیامت صغریٰ کے موقع پر سب سے زیادہ مدد فوجی جوانوں نے کی ہے جو کراچی کے ہر علاقہ میں [illegible] امدادی کارروائیاں کر رہے ہیں [illegible] کیپٹل ریلیف [illegible]

موٹے کیمیکلز کے تقریباً دس ہزار بیرل بارش کے پانی میں بہہ گئے ہیں ان ڈرموں کو جمع کرنے میں فوجی جوان ریلیف ایجنسیوں کی مدد کرنے پر مامور کر دیئے گئے ہیں۔ فوجی جوان ملیر کے پل کی بھی مرمت کر رہے ہیں

[illegible] پاکستان ہلال احمر سوسائٹی سندھ شاخ نے اپنے دو گشتی طبی یونٹوں کو خاص طور پر کراچی کے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے متعین کر دیا ہے۔ ان دونوں یونٹوں میں ہر قسم کی ادویات، ماہر ڈاکٹر اور دوسرا میڈیکل کا عملہ موجود ہے......

کمشنر کراچی ڈویژن مسٹر [illegible] احمد [illegible] متاثرہ علاقوں کا [illegible]

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی حقیقت و عظمت

نماز میں سرور و حضور کی لذت پانے کے دس طریق

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر)

(۲)

نماز میں سرور و لذت کی کیفیت سے ہمکنار ہونے کے لئے تیسری چیز جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے اسی کی بابت حضورؑ فرماتے ہیں :-

"جب کبھی ایسی حالت ہو کہ اُنس اور ذوق جو نماز میں آتا ہے وہ جاتا رہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہار دے بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گم شدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ، استغفار، تضرع۔ بے ذوقی سے ترکِ نماز نہ کرے بلکہ نماز کی اور کثرت کرے۔ جیسے ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ نشہ کو چھوڑ نہیں دیتا بلکہ جام پر جام پیتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر اس کو لذت اور سرور آجاتا ہے۔ پس جس کو نماز میں بے ذوقی پیدا ہو اس کو کثرت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے اور تھکنا مناسب نہیں۔ آخر اسی بے ذوقی میں ایک ذوق پیدا ہو جاوے گا۔ دیکھو پانی کے لئے کس قدر زمین کو کھودنا پڑتا ہے۔ جو لوگ تھک جاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں جو تھکتے نہیں وہ آخر (پانی) نکال لیتے ہیں اسلئے اس ذوق کو حاصل کرنے کے لئے استغفار، کثرت سے نماز، دعا، مستعدی اور صبر کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صـ ۴۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک نماز میں لذت یاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح ایک نشہ باز کو جب نشہ نہیں آتا تو وہ بار بار نشہ کرتا جاتا ہے اور جام پر جام چڑھاتا جاتا ہے تا آنکہ اُسے نشہ آنے لگتا ہے اسی طرح ایک نمازی کو جب نماز میں کیف و سرور نہ ملے تو اس کا فرض ہے کہ وہ زیادہ مستعدی اور کثرت سے نماز پڑھے اور صبر اور استغفار اور توبہ سے کام لے کہ اس بے ذوقی کا یہی علاج ہے۔

نماز میں لذتِ سرور سے ہمکنار کرنے والی چوتھی چیز دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اس امر کا اظہار فرمایا ہے کہ نماز کے اصل معنے دعا کے ہی ہیں اس لئے ایک نمازی کو حضور و سرور کی لذتوں سے ہمکنار ہونے کے لئے یہاں تک سوز و گداز سے دعا کرنی چاہیئے کہ اس کی روح پگھل کر آستانۂ الٰہی پر بہہ جائے۔

حضورؑ ایک جگہ فرماتے ہیں :-

"نماز اصل میں ربّ العزت سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اُسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت اس کو نمازوں میں لذت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذا کے کھانے سے مزہ آتا ہے اسی طرح پھر گریہ اور بکا کی لذت آئے گی۔ اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ

"اے اللہ! تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں جا نہ ملوں۔"

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دیگی۔"

(ملفوظات جلد ۴ صـ ۳۲۱)

ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی حقیقی لذت اور سرور پانے کے لئے دعا کو بڑا ضروری قرار دیا ہے بلکہ اس کے حصول کے لئے ایک خاص دعا بھی آپ نے تحریر فرمائی ہے جس سے دل میں رقت پیدا ہوتی اور خدا کے فضل سے آسمان سے ایک شعلۂ نور نازل ہوتا ہے اور نمازی کے دل میں ذوق اور اُنس پیدا ہوتا ہے۔

چھٹی چیز جو ایک نمازی کو نماز میں لذت یاب ہونے کے لئے از بس ضروری ہے وہ یہ ہے کہ نماز کے تمام ظاہری ارکان کو بڑی پابندی اور رکھ رکھاؤ سے ادا کیا جائے اور کامل توجہ اور پورے انہماک سے ہر رُکن کو بجا لایا جائے۔

حضورؑ فرماتے ہیں :-

"نماز کے اجزا اپنے اندر ادب، خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریقِ ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے، جو بہت عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔"

(تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

حضورؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

"نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے۔ جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔ افسوس ان نادانوں اور دنیا پرستوں پر جو نماز میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں اور رکوع و سجود پر اعتراض کرتے ہیں یہ تو کمال درجہ کی خوبی کی باتیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۹ صـ ۱۰۹ و صـ ۱۱۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ نماز میں حقیقی لذت اور سرور پیدا کرنے کے لئے یہاں تین چیزیں مزید بیان فرمائی ہیں۔ اوّل ادب، دوم خاکساری اور تیسری انکساری اور یہ تینوں چیزیں دنیائے عشق و محبت میں بڑا مقام رکھتی ہیں۔ اوّل الذکر کے متعلق اگر کسی نے یہ کہا ہے کہ ع

"ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

تو صوفیائے کرام کا یہ مشہور مقولہ ہے :-

"الطریقۃ کلّھا ادب"

کہ طریقت نام ہی ادب کا ہے۔

خاکساری اور انکساری کی عظمت و اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ ایک انسان جب اپنے جسم و روح کو توڑ کر خدا تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جاتا ہے اور سرِ پُرغرور کو خاکِ مذلت میں رکھ دیتا ہے اور ناک کو مٹی پر رگڑتا ہے تو اس سے اس میں فنا کی ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ تبھی تو اس کے حبیبؐ پاک نے کہا تھا :-

"اقربُ ما یکون العبد من اللہ وھو ساجدٌ۔"

(ابوداؤد)

کہ بندہ حالتِ سجدہ میں خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اور حضرت مسیح موعودؑ کا الہام ہے :-

"مجھے تیری عاجزانہ راہیں پسند آئیں۔"

ساتویں چیز نماز میں لذت اور سوز و گداز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا کرنے والی حضورِ قلب ہے ——
اور یہ وہی حضورِ قلب ہے جس کی بابت
علامہ اقبال نے کہا تھا ؎

تیری نماز بے سرور تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ نماز میں
جب تک حضورِ قلب نصیب نہ ہو اس میں
لذت و سرور پیدا نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
فرماتے ہیں:-

"نماز کا مزہ نہیں آتا ہے جب
تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں
ہوتا جب تک عاجزی نہ ہو عاجزی
جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آجائے
کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی
زبان میں اپنے مطالب پیش
کرنے سے جوش اور اضطراب پیدا
ہو سکتا ہے مگر اس سے یہ ہرگز نہیں
سمجھنا چاہیئے کہ نماز کو اپنی زبان میں
پڑھو۔ نہیں میرا یہ مطلب ہے کہ
مسنون ادعیہ اور اذکار ماثورہ
کے بعد اپنی زبان میں دعا کیا کرو ورنہ
نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک
برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا
نام ہے اس لئے اس میں دعا کرو
کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں
سے بچائے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے
بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔
نیک انسان بنو اور ہر قسم کی بدی
سے بچتے رہو۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۴۶)

حضورؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"نماز کیا چیز ہے؟ —— وہ
دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور
استغفار کے ساتھ تضرع سے
مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز
پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں
میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ ہو
کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار
سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی
حقیقت نہیں۔ لیکن جب تم نماز پڑھو
تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور
بجز ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام
ہے باقی اپنی تمام دعاؤں میں اپنی
زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا
کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و
نیاز کا کچھ اثر ہو۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ان ارشادات سے ثابت ہے کہ آپؑ
کے نزدیک نماز میں مزہ نہیں آتا جب تک
حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا جب
تک عاجزی نہ ہو اور عاجزی تب پیدا
ہوتی ہے جب نمازی کو یہ پتہ ہو کہ وہ کیا
پڑھتا ہے اور اس کے لئے ضروری
ہے کہ وہ ادعیہ مسنونہ اور اذکار ماثورہ
کے علاوہ اپنی زبان میں بھی نہایت عجز و
انکسار اور سوز و گداز سے دعائیں کریں۔

حضورؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"نمازوں کو سنوار سنوار کر
پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔
اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔ نماز کو اس طرح پڑھو جس
طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھتے تھے۔ البتہ اپنی حاجتوں اور
مطالب کو مسنون اذکار کے بعد
اپنی زبان میں بے شک ادا کرو
اور خدا تعالیٰ سے مانگو۔ اس میں
کوئی حرج نہیں۔ اس سے نماز
ہرگز ضائع نہیں ہوتی۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"نماز با برکت نہ ہو گی جب تک
اپنی زبان میں اپنے مطالب بیان
نہ کرو۔ اس لئے ہر شخص کو جو عربی
زبان نہیں جانتا ضروری ہے کہ
اپنی زبان میں اپنی دعاؤں کو پیش
کرے اور رکوع میں سجود میں مسنون
تسبیحوں کے بعد اپنی حاجات کو
عرض کرے۔ ایسا ہی التحیات میں
اور قیام اور جلسہ میں۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۴۳ و
صفحہ ۴۴۵)

پھر فرماتے ہیں:-

"مادری زبان کے ساتھ انسان کو
ایک ذوق ہوتا ہے اس لئے
اپنی زبان میں نہایت خشوع و خضوع
کے ساتھ اپنے مطالب اور مقاصد
کو بارگاہِ رب العزت میں عرض
کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۳۵)

پس ضروری ہے کہ نماز کو باذوق
اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے
کے لئے اپنی مادری زبان میں بھی خدا تعالیٰ
کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ الفاظ
میں نہایت گریہ و زاری سے دعائیں کی
جائیں۔ کیونکہ اس سے نماز میں ایک
لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے اور نمازی
کو حضورِ قلب میسر آتا ہے۔

آٹھویں چیز جو نماز میں حضورِ قلب
کی لذت کے حصول کے لئے از بس ضروری
ہے یہ ہے کہ نماز کو ایک ناواجب ٹیکس یا
بطور رسم ادا نہ کیا جائے بلکہ اس کو
رضائے محبوب کا ایک ذریعہ گردان کر
ادا کیا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"کروڑوں مسلمان دنیا میں
موجود ہیں اور مسجدیں بھی بھری ہوئی
نظر آتی ہیں مگر کوئی برکت اور
ظہور ان مسجدوں کے بھرے ہوئے
ہونے سے نظر نہیں آتا۔ اس لئے
کہ یہ سب کچھ جو کیا جاتا ہے محض
رسوم اور عادات کے طور پر کیا
جاتا ہے۔ وہ سچا اخلاص اور وفا
جو ایمان کے حقیقی لوازم ہیں ان
کے ساتھ نہیں پائے جاتے سب
عمل ریاکاری اور نفاق کے پردوں
کے اندر مخفی ہو گئے ہیں۔"

"مثنوی میں ایک حکایت لکھی
ہے کہ ایک کوٹھا ہزار من گندم سے
بھرا ہوا خالی ہو گیا۔ اگر چوہے اس
کو نہیں کھا گئے تو وہ کہاں گیا؟
پس اسی طرح یہ پچاس برس کی
نمازوں کی جب برکت نہیں ہوتی
تو اگر ریا اور نفاق نے ان کو
باطل اور حبط نہیں کیا تو وہ کہاں
گئیں؟ خدا کے نیک بندوں کے
آثار ان میں پائے نہیں جاتے۔
ایک طبیب جب کسی مریض کا علاج
کرتا ہے اگر وہ نسخہ اس کیلئے مفید اور
کارگر نہ ہو تو چند روز کے تجربے
کے بعد اس کو بدل دیتا ہے اور
پھر تشخیص کرتا ہے۔ لیکن ان مریضوں
پر تو وہ نسخہ استعمال کیا گیا ہے
جو ہمیشہ مفید اور زود اثر ثابت
ہوا ہے تو اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ انہوں نے نسخہ کے استعمال
میں غلطی اور بدپرہیزی کی ہے۔
یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ارکان
اسلام میں غلطی تھی اور نماز، روزہ،
حج، زکوٰۃ موثر علاج نہ تھا کیونکہ اس
نسخہ نے ان مریضوں کو اچھا کیا جن
کی نسبت لاعلاج ہونے کا فتویٰ
دیا گیا تھا۔ میں جانتا ہوں کہ جن
لوگوں نے ان ارکان کو چھوڑ کر
اور بدعتیں تراشی ہیں یہ ان کی اپنی
شامتِ اعمال ہے۔"

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ادعیہ عربی میں سکھائی تھیں جو
ان لوگوں کی مادری زبان تھی۔ اسی
لئے ان کی ترقیات جلدی ہوئیں۔
لیکن جب دوسرے ممالک میں اسلام
پھیلا تو وہ ترقی نہ رہی۔ اس کی یہی
وجہ ہے کہ اعمال رسم و عادات
کے طور پر رہ گئے۔ ان کے نیچے جو
حقیقت اور مغز تھا وہ نکل گیا۔ اب
دیکھ لو ایک افغان نماز تو پڑھتا ہے
لیکن وہ اثر نماز سے بالکل بے خبر ہے
یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰۃ
اور چیز ہے —— صلوٰۃ ایسی
چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ
کے قرب کا کوئی قریب ذریعہ نہیں۔
یہ قرب کی کنجی ہے اس سے کشوف
ہوتے ہیں اس سے الہامات اور
مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے
قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے لیکن
اگر کوئی اس کو اچھی طرح سمجھ کر ادا نہیں
کرتا تو وہ رسم اور عادت کا پابند
ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

حضورؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:-

"بعض لوگ پچاس پچاس سال
نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ
نہیں ہوتا۔ حالانکہ نماز وہ شئی ہے
کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت
حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں
پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے۔
جیسے فرمایا وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔
ویل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے
ہیں۔ پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں
انسان سست نہ ہو اور غافل نہ
ہو۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)

پھر فرماتے ہیں:-

"غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔
رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی
اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔
نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے
سلام پھیرنے کے وقت تک پورے
خشوع و خضوع اور حضورِ قلب سے
ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی
اور انکساری اور گریہ و زاری سے
اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے
ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے
ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ
تو ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس
طرح کمال ادب اور محبت اور خوف
سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۳۶)

صاف ظاہر ہے کہ مترتب ثمرات حسنہ
وہی نماز ہے جو رسم کے طور پر ادا نہ کی جائے
بلکہ نہایت خشوع و خضوع اور حضورِ قلب
سے ادا کی جائے اور یہ یقین رکھ کر ادا کی
جائے کہ نمازی اپنے خدا کے حضور عجز و
نیاز اور گریہ و بکا کا نذرانہ پیش کر رہا
ہے اور خدا تعالیٰ کی نظر اس کے دل کے
پاتال پر ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ وہ کس

باقی صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۱۸۱

میں انیسہ منور زوجہ منور احمد صاحب باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن فرینکفورٹ (جرمنی) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۰-۴-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
(۱) طلائی زیورات وزنی ۴ تولہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۲۵۰/- روپے۔ (۳) حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: انیسہ منور چک ۱۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور حال فرینکفورٹ۔ گواہ شد: رانا عبد السلام طاہر مسل ۱۶۵۰ سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: منور احمد باجوہ (خاوند موصیہ)

مسل نمبر ۲۳۱۸۲

میں حاکم بی بی بیوہ چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موسے والا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۳-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۵۰۰/- روپے (۲) ایک ایکڑ تین کنال ترکہ میں ملنے والی زرعی زمین مالیتی ۱۱۰۰۰/- روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ: حاکم بی بی موسے والا ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: عبد الرحمن صدر جماعت احمدیہ موسے والا۔ گواہ شد: لال دین ولد [illegible]

مسل نمبر ۲۳۱۸۳

میں ماسٹر جان محمد ولد اللہ دتہ صاحب قوم درزی پیشہ دکانداری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵-۴-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مکان پختہ واقع گلی کشمیر ہال مالیتی ۲۰۰۰۰/- روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے ۱۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: ماسٹر جان محمد چوہڑ کانہ۔ گواہ شد: شیخ محمد علی انصاری صدر جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ۔ گواہ شد: سید حفیظ احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد چوہڑ کانہ۔

مسل نمبر ۲۳۱۸۴

میں مرزا امیر بیگ ولد مرزا معظم بیگ صاحب قوم مغل برلاس پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۴-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔
کاروبار مالیتی قریباً ۵۰۰۰۰/- روپے۔ (نصف حصہ کا مالک)
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد: مرزا امیر بیگ ۹۲۳۹/B سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔ گواہ شد: مرزا مبارک بیگ ۱۱۳۶۵ راولپنڈی۔ گواہ شد: منور احمد خان ۲۲۷ راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۳۱۸۵

میں مبشر جلیل ولد شیخ عبد القیوم صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲-۳-۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد جو اس وقت ۵۰/- روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
العبد: مبشر جلیل ۲۸/۷-۷۲ الفلاح سوسائٹی ڈرگ کالونی کراچی ۲۵۔ گواہ شد: عبد المجید حمیدی زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار البرکات ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد: عبد الباری قیوم وصیت ۱۶۲۹۱ مہتمم خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ۔

ترکی میں شدید سیلاب

ایک ہزار مکانات تباہ

استنبول: ۵ جولائی (اف پ)
استنبول میں شدید بارش کے باعث جو سیلاب آیا ہوا ہے اب پانی اترنا شروع ہو گیا ہے سیلاب کی وجہ سے ایک ہزار مکانات تباہ ہو گئے ہیں۔ بارشوں کی وجہ سے نشیبی علاقوں میں کافی نقصان ہوا ہے تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ نقصانات کا اندازہ ۴۰ لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ (امروز ۶ جولائی ۷۷ء)

بقیہ ۔ صفحہ ۱ سے آگے

سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹاؤن کا علاقہ بری طرح متاثر ہوا ہے۔ یہاں لوگوں نے دریا کی گزرگاہ میں ۳۵ گز کی گہرائی تک مکانات تعمیر کر رکھے تھے۔ پانی کا ریلا اتنا شدید تھا کہ لوگ گھروں سے نکل نہ سکے۔ پانی نے کئی رہنے والے مکانات کو بھی نقصان پہنچایا۔ دریا کے پانی نے اتنی تیزی سے لوگوں کو گھیر لیا کہ بجز یہ کا علم بھی جو بچا ہے سامان ہے نہیں تھا کہ بے یار و مددگار افراد کو کیا ہو سکا۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ تر ہلاک ہونے والے افراد کی نعشوں کی ان کے رشتہ داروں نے شناخت کر لی ہے۔ ادھر فوج کے جوانوں نے آج صبح کراچی شہر اور کورنگی کے درمیان ٹریفک بحال کر دی۔ شدید بارش کی وجہ سے کورنگی کے قریب سڑک پر ایک سو گز لمبا شگاف پڑ گیا تھا۔
(نوائے وقت ۱۸ جولائی ۱۹۷۷ء)

نماز کی حقیقت ... صفحہ ۲ سے آگے

نیت اور جذبہ کے تحت اس کے حضور کھڑا ہوا ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے کمال نماز کو رفع یدین یا آمین بالجہر اور رفع سبابہ تک کے موافق و مخالف اعمال تک محدود کر رکھا ہے۔ انہیں غور کرنا چاہیئے کہ اگر یہی اعمال نماز کی انتہائی مقصود ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کی پچاس پچاس سال تک کی نمازیں بے اثر اور بے نتیجہ ہیں! (باقی آئندہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

جملہ ناظمین اطفال کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم تا دس اگست عشرہ وصولی منایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ اس دوران نہ صرف تدریجی بلکہ مکمل بجٹ پورا فرما کر السابقون الاولون میں شامل ہوں۔
جزاکم اللہ احسن الجزاء!
(سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان نکاح

میری بچی عزیزہ امۃ المتین لیڈی ہیلتھ وزیٹر ریلوے ہسپتال طارق آباد لائل پور کا نکاح قریشی ظہور احمد صاحب بی ایس سی بی ایڈ Agricultural Investigator جھنگ ابن قریشی عبد الرحمن صاحب ظفر غلام محمد آباد لائل پور سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر ۸ جون ۱۹۷۷ء کو بعد نماز عصر مسجد فضل لائل پور میں مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب نے پڑھا۔
احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔
(احمد حسین [illegible] ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم پر عمل کر کے انسان اللہ تعالیٰ کا مقرّب بن سکتا ہے

دُنیا میں کوئی ایسی الہامی کتاب نہیں جو اِس کثرت کے ساتھ پڑھی جاتی ہو جس کثرت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس آیت میں تلک اٰیٰت القراٰن فرما کر قرآن کریم کی ایک ایسی فضیلت کا ذکر کیا گیا ہے جس سے باقی الہامی کتب کُلّیۃً محروم ہیں۔ دُنیا میں کوئی ایسی الہامی کتاب نہیں جو اِس کثرت کے ساتھ پڑھی جاتی ہو جس کثرت کے ساتھ دُنیا میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اور یہی وہ فضیلت ہے جو تلک اٰیٰت القراٰن میں بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ قرآن کی آیات ہیں یعنی اس کتاب کی آیات ہیں جس کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ قرآن ہے یعنی وہ تلاوت میں اس قدر آتا ہے کہ دُنیا کی اَور کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ... غرض قرآن کریم کا قرآن ہونا ایک بہت بڑی فضیلت ہے جس میں دوسری کتب شامل نہیں۔

پھر تلک اٰیٰت القراٰن و کتابٍ مبین میں قرآن کریم کی دوسری فضیلت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایک کتاب ہے یعنی وہ لکھی ہوئی اور محفوظ ہے جبکہ باقی الہامی کتب اب صرف نام کی کتاب رہ گئی ہیں۔ حقیقتاً وہ اب کتاب نہیں رہیں ... پس قرآن کریم ہی ایک کتاب ہے کیا بلحاظ اس کے کہ وہ ساتھ کے ساتھ لکھی جاتی رہی اور اب تک بغیر کسی زیر اور زبر کے فرق کے وہ وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور کیا بلحاظ اس کے کہ یہی وہ کتاب ہے جس پر دُنیا میں عمل کیا جاتا ہے۔ باقی مذاہب والے بے شک اپنی الہامی کتب کو شائع کرتے اور ان کے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار بھی کرتے ہیں بلکہ اُن کی تعلیموں سے اختلاف رکھنے والوں کو بُرا بھلا بھی کہتے ہیں مگر جب عمل کا سوال آتا ہے تو وہ ان کتابوں کو بالائے طاق رکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں حقائق ظاہر و باہر ہیں۔

نولڈکے جرمن کا مشہور مستشرق لکھتا ہے کہ

"جو قرآن عثمانؓ نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مضمون وہی ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پیش کیا تھا... یورپین علماء کی یہ کوششیں کہ وہ ثابت کریں کہ قرآن میں بعد کے زمانہ میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہیں۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا زیر لفظ قرآن)

پس دُنیائے مذاہب کی تمام الہامی کتب میں سے صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جسے صحیح معنوں میں کتاب کہا جا سکتا ہے اور جس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اسی شکل میں محفوظ ہے جس شکل میں وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ پھر عمل کو لو تو عیسائی کہنے کو تو کہتے ہیں کہ مسیحؑ نے یہ کتنی اچھی تعلیم دی ہے کہ

"ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔"

(متی باب ۵ آیت ۳۹)

مگر آج اس تعلیم پر کہیں بھی عمل نہیں ہو رہا اگر عمل ہُوا ہے تو صرف قرآنی تعلیم پر جس نے کہا کہ تم مجرم کو پکڑو اور اسے سزا دو۔ لیکن اگر تمہیں دکھائی دے کہ سزا سے وہ اَور بھی بگڑ جائے گا اور اگر اسے معاف کر دیا جائے تو اس کے دل میں ندامت پیدا ہو گی اور وہ اپنی اصلاح کرنے کی کوشِش کرے گا تو تمہارا فرض ہے کہ تم اسے معاف کر دو کیونکہ تمہارا کام دوسروں کی اصلاح کرنا ہے ناواجب سزا یا ناواجب عفو سے کام لینا تمہارے لئے جائز نہیں۔ غرض عمل کے لحاظ سے بھی صرف قرآن کریم ہی کتاب کہلانے کی مستحق ہے ...... پھر قرآن کریم اس لحاظ سے بھی کتاب ہے کہ اس پر عمل کر کے انسان اللہ تعالےٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ نحل ع ۱ صفحہ ۳ تا ۱۲)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

اِس سے قبل بھی ایک دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے اور اب دوبارہ کیا جا رہا ہے کہ بہت جلد تمام لجنات کی صدر یا سیکرٹری تعلیم ایسی خواتین کے نام معہ ولدیت یا زوجیت بھجوائیں جنہوں نے مئی ۱۹۷۶ء سے اپریل ۱۹۷۷ء تک بچّوں یا خواتین کو قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھایا ہو۔ یہ رپورٹ اِس تفصیل کے ساتھ آنی چاہیئے کہ اِس عرصہ میں کتنے بچّوں کو ناظرہ پڑھایا اور کتنوں کو باترجمہ۔ اور یہ امر بھی نوٹ کر لیں کہ آئندہ جو ماہانہ یا سالانہ رپورٹ ارسال کیا کریں اس میں پڑھانے والیوں کے نام لکھا کریں۔ اسی طرح شعبہ وصیت میں جو موصیات کے پڑھانے کا ذکر کیا جائے وہاں بھی موصیات کے نام ضرور لکھیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

مکرم چوہدری سید احمد صاحب آف چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ برادر اصغر مکرم چوہدری نبی احمد صاحب آف ماڈرن موٹرز کراچی مورخہ ۲۹، ۳۰ جون کی درمیانی شب بعارضہ ضعفِ قلب اچانک فوت ہو گئے ہیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور بلند درجات عطا فرمائے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

محمد ابراہیم شاد سیکرٹری اصلاح و ارشاد
چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

نرخنامہ پائلز کیور PILES CURE

فی کورس ۱۲/۵۰ درجن ۱۱۲/۵۰ گرس ۱۲۶۰/- روپے

نرخنامہ اکسیر رانی کھیت (گولیاں) AKSEER RANIKHET

فی ٹیوب ۲/- درجن ۱۸/- گرس ۲۰۱/۶۰ روپے

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

۱ کیور ٹیو ہاؤس ۸۰ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
۲ لاہور کیور ٹیو سنٹر ۱۸ کمرشل بلڈنگ مال
۳ لائلپور کیور ٹیو سنٹر نزد اسلامیہ کالج سرگودہا روڈ
۴ راولپنڈی کیور ٹیو سنٹر D-369 بوہڑ بازار
۵ کراچی کیور ٹیو سنٹر ۲/۲۵ وائی پی ای سی ایچ سوسائٹی
۶ ربوہ کیور ٹیو سنٹر گولبازار (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

درخواستِ دُعا

میرے اباجان مکرم شریف احمد صاحب پیرکوٹی کافی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار چلے آتے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نصیر احمد فیکٹری ایریا ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴